CBSE Sample Question Paper

Class - X Urdu (Course - A)

2018 - 2019

کل نمبر: 80 وقت:3 گھنٹے

Max. Marks: 80 Time allowed : 3 hours

(حصہ-الف)

1۔ درج ذیل عبارت (غیر درسی) کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ (5)

جوش ملیح آبادی انتہائی قادر الکلام شاعر تھے۔ ان کا پہلا مجموعۂ کلام ''روحِ ادب'' 1929ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ان کے کئی مجموعے منظرِ عام پر آئے جن میں 'شعلہ وشبنم' 'حرف و حکایت' اور سنبل وسلاسل قابل ذکر ہیں۔ ان کا آخری شعری کارنامہ نامکمل طویل نظم ''حرفِ آخر'' ہے۔ نثر میں ان کی معروف کتاب، ان کی آپ بیتی ''یادوں کی برات'' ہے۔ جوش نے غزلیں اور رباعیاں بھی کہی ہیں' لیکن بنیادی طور پر وہ نظم کے شاعر ہیں۔ ابتدا میں ان کی نظموں کا موضوع فطرت کی تصویر کشی تھا، جس کی وجہ سے انھیں شاعرِ فطرت کہا جاتا تھا۔ تحریکِ آزادی کے زیرِ اثر انھوں نے حبِ وطن کے گیت گائے اور سیاسی مسائل کو موضوع بنایا۔ اپنے ولولہ انگیز لب و لہجے کی وجہ سے ''شاعرِ انقلاب'' کہلائے۔

(i) جوش ملیح آبادی کے پہلے مجموعۂ کلام کی اشاعت کب عمل میں آئی؟

(a) 1920

(b) 1929

(c) 1927

(d) 1926

(ii) جوش کا آخری شعری کارنامہ کس صنف شاعری سے متعلق ہے؟

(a) مثنوی

(b) مرثیہ

(c) طویل نظم

(d) موضوعاتی نظم

(iii) جوش کی مقبولیت بنیادی طور پر کس صنف شاعری کے مشہور شاعر کے طور پر ہے؟

(a) قصیدے کے شاعر

(b) نظم گو شاعر

(c) نعت خواں

(d) قوال

(iv) 'یادوں کی برات' کی صنف کیا ہے؟

(a) سوانح

(b) آپ بیتی
(c) مجموعۂ کلام
(d) شعری مجموعہ

(v) جوش شاعر انقلاب کس وجہ سے کہلائے؟
(a) اپنے ولولہ انگیز لہجہ کی وجہ سے
(b) اپنی سریلی آواز کی وجہ سے
(c) اپنے جنگجو ہونے کی وجہ سے
(d) عربی زبان کے ماہر ہونے کی وجہ سے

2۔ مندرجہ ذیل (غیر درسی) شعری اقتباس کو غور سے پڑھئے اور سے متعلق متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجئے۔ (5)

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
آیا ہے آسماں سے اڑکر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں
پروانہ اک پتنگا جگنو بھی ایک پتنگا
وہ روشنی کا طالب ، یہ روشنی سراپا

(i) کاشانۂ چمن میں کس کی روشنی ہے؟
(a) بجلی کی
(b) لیمپ کی
(c) جگنو کی
(d) موم بتی کی

(ii) شمع کہاں جلتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے؟
(a) پھولوں کی کیاری میں
(b) پھولوں کی انجمن میں
(c) باغوں میں
(d) جنگل میں

(iii) روشنی کا طالب کون ہے؟
(a) جگنو
(b) پروانہ
(c) شمع
(d) چراغ

(iv) کس چیز میں جان پڑ گئی ہے؟
(a) ستاروں میں
(b) پھولوں میں
(c) سورج کی کرن میں
(d) مہتاب کی کرن میں

(v) روشنی سراپا کس کو کہا گیا ہے؟
(a) انجمن کو
(b) لیمپ کو
(c) جگنو کو
(d) پروانے کو

(حصہ - ب)

3۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تفصیلی مضمون لکھئے۔ (10)
(i) ٹیلی ویژن
(ii) بڑھتی ہوئی آبادی۔ وجوہات اور تدارک
(iii) اخبار بینی کے فوائد
(iv) مادری زبان کی اہمیت

4۔ اپنے کسی ایک دوست کے نام خط لکھ کر چھٹیوں میں کہیں سیر و تفریح کا پروگرام بنایئے۔ (4)
(یا)
کسی روزنامے کے مدیر کو اسکول پارلیمنٹ کی روداد شائع کرنے کی درخواست لکھئے۔

(حصہ - ج)

5۔ مندرجہ ذیل جملوں سے اسم کی قسموں کی نشاندہی کیجئے۔ (2)
(i) سروجنی نائیڈو کو بلبلِ ہند کہا جاتا ہے۔
(ii) شاعرِ انقلاب جوش ملیح آبادی ہیں۔

6۔ درج ذیل محاوروں میں سے کسی دو کے معنی لکھئے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔ (3)
(i) اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا (ii) بات کا بتنگڑ بنانا
(iii) اپنا سا منہ لے کر جانا (iv) ہاں میں ہاں ملانا

7۔ (i) صنعت ''تضاد'' کی تعریف لکھئے اور ایک مثال بھی دیجئے۔ (3)

(ii) ذیل میں دیے گئے شعر کوغور سے پڑھیئے اور بتایئے کہ اس میں کون سی صنعت استعمال کی گئی ہے؟ (2)

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی

بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا

(حصہ - د)

8۔ درج ذیل اقتباسات کوغور سے پڑھیئے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔ (5)

انسانی خیال کی کوئی تھاہ نہیں اور نہ اس کے تنوع کی کوئی حد ہے۔ زبان کیسی ہی وسیع اور بھرپور ہو، خیال کی گہرائیوں اور باریکیوں اور نازک حرفوں کو صحت کے ساتھ ادا کرنے میں قاصر رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے ادا کرنے کے لئے طرح طرح کے جتن کیے جاتے ہیں۔ مترادف الفاظ ایسے موقعوں پر بہت کام آتے ہیں۔ مترادف الفاظ سب ہم معنی نہیں ہوتے۔ ان کے مفہوم اور استعمال میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے۔ اس لیے ادائے مطلب میں ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ خاص کر شاعری کے اغراض کے لیے مترادف الفاظ کا کثرت سے ہونا بہت کام آتا ہے۔ شاعر ان کے ذریعہ سے لطیف سے لطیف خیال اور نازک سے نازک جذبات کو ادا کرسکتا ہے۔ پھر اس سے ردیف وقافیے کے لیے بہت سہولت ہو جاتی ہے۔

(i) کس کے تنوع کی کوئی حد نہیں ہے؟

(a) انسانی مزاج کی

(b) انسانی فطرت کی

(c) انسانی خیال کی

(d) انسانی دولت کی

(ii) کون سے الفاظ ہم معنی نہیں ہوتے؟

(a) مترادف الفاظ

(b) متضاد الفاظ

(c) ہم آواز الفاظ

(d) ہم قافیہ الفاظ

(iii) ادائے مطلب میں کس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے؟

(a) بامعنی الفاظ کی

(b) متضاد الفاظ کی

(c) مترادف الفاظ کی

(d) ردیف اور قافیہ کی

(iv) کس کے لیے مترادف الفاظ بہت کام آتے ہیں ؟

(a) تحریر کے لیے

(b) تقریر کے لیے

(c) شاعری کے لیے

(d) گفتگو کے لیے

(v) شاعر مترادفات کے ذریعہ کسے ادا کرسکتا ہے؟

(a) خیال کو

(b) لطیف خیال اور نازک جذبات کو

(c) منظر نگاری کو

(d) شاعری کو

(یا)

کسی کو ہمارے ہاتھ پلاٹ یا مکان بیچنا ہوتا ہے۔کوئی ہمیں یہ اطلاع دیتا ہے کہ اس نے اپنے نالائق فرزند کو جائیداد سے عاق کردیا ہے،کہیں کسی کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم ان کی فرزندی قبول کرلیں اور ذات پات،تعلیم اور تنخواہ کی شرطیں من وعن وہی رکھی جاتی ہیں جو ہم میں ہیں۔کوئی ہمیں گھر بیٹھے لاکھوں کمانے کا لالچ دیتا ہے۔کوئی شارٹ ہینڈ سکھانے کی کوشش کرتا ہے۔بہت سے کالج مشتاق ہیں کہ ہم ان کے یہاں داخلہ لیں اور بعضے اپنی کاریں اور ریفریجریٹر معقول قیمت پر ہماری نذر کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے ماخوذ ہے؟

(a) بھیک

(b) آزمائش

(c) اشتہارات ''ضرورت نہیں ہے'' کے

(d) چوری اور اس کا کفارہ

(ii) اس سبق کے مصنف کون ہیں؟

(a) محمد مجیب

(b) ابن انشا

(c) حیات اللہ انصاری

(d) سید عابد حسین

(iii) بعض لوگ کار کے ساتھ کون سی معقول قیمت پر نذر کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں؟

(a) پلاٹ

(b) ریفریجریٹر

(c) مکان

(d) لاکھوں روپے

(iv) اس نے اپنے فرزند کو عاق کر دیا ہے۔ یہاں عاق کرنے کے کیا معنی ہیں؟

(a) حق وراثت سے محروم کرنا

(b) جائیداد میں برابر کا حصہ دینا

(c) کسی کام کو پورا کرنا

(d) فرض ادا کرنا

(v) فرزندی قبول کرنے کون سی شرط رکھی جاتی ہے؟

(a) لاکھوں روپے ہوں

(b) جو خصوصیات ہم میں ہیں

(c) پلاٹ اور مکان ہو

(d) کار اور ریفریجریٹر ہو

9۔ راجندر سنگھ بیدی کے افسانہ 'بھولا' خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔ (5)

(یا)

محمد مجیب نے ڈراما ''آزمائش'' میں کیا سبق دیا ہے؟

10۔ درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (4)

(i) گاندھی جی کا اعتراف نامہ پڑھ کر ان کے والد پر کیا اثر ہوا؟

(ii) رام سہائے اور اس کی بیوی بھاگ وتی کے خیالات میں کیا فرق ہے؟

(iii) سرسید کے نانا کے یہاں دسترخوان کے آداب کیا تھے؟

(iv) ابن انشا نے اطلاع عام کے اشتہار میں کیا کہا ہے؟

11۔ درج ذیل شعری اقتباس کو غور سے پڑھئے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجئے۔ (5)

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا
جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا
ملا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا
شب دراز عدم کا فسانہ ہے دنیا
ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جو نمود اس کی
وہی حسین ہے حقیقت زوال ہے جس کی

(i) درج بالا اشعار کا تعلق کس صنف شاعری سے ہے؟

(a) غزل

(b) نظم

(c) رباعی

(d) مرثیہ

(ii) درج بالا اشعار کس شاعر کے ہیں؟

(a) حالی

(b) غالب

(c) جوش

(d) اقبال

(iii) خدا سے حسن کا سوال کیا تھا؟

(a) کیوں دنیا میں حسن کو لازوال نہیں کیا گیا

(b) لازوال حسن خدا کے پاس کیوں نہیں ہے

(c) کیوں دنیا حسین نہیں ہے

(d) حسن خدا کا ایک نور ہے

(iv) ان اشعار میں 'تصویر خانہ' کسے کہا گیا ہے؟

(a) لازوال کو

(b) دنیا کو

(c) جواب کو

(d) حسن کے سوال کو

(v) شاعر کے خیال میں دنیا کی نمود کس سے ہوئی ہے؟

(a) تصویر خانہ

(b) عدم کا فسانہ

(c) رنگِ تغیر

(d) حقیقت زوال

(یا)

آلامِ روزگار کو آسان بنادیا

جو غم ہوا ، اسے غمِ جاناں بنادیا

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا
ہم اس نگاہِ ناز کو سمجھے تھے نیشتر
تم نے تو مسکرا کے رگِ جاں بنادیا

(i) درج بالا اشعار کا تعلق کس صنف شاعری سے ہے؟

(a) نظم

(b) غزل

(c) رباعی

(d) مرثیہ

(ii) درج بالا اشعار کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(a) فانی

(b) کیفی اعظمی

(c) اختر شیرانی

(d) اصغر گونڈوی

(iii) 'لب کشا' ہونے سے کیا مراد ہے؟

(a) کلیوں میں جان پڑ گئی

(b) گلستان بن گیا

(c) رگِ جان بن گئی

(d) غمِ جاناں ہوگیا

(iv) 'غمِ جاناں' کے کیا معنی ہیں؟

(a) وطن کا غم

(b) روزگار کا غم

(c) گلستان کا غم

(d) محبوب کا غم

(v) 'آلامِ روزگار' کے کیا معنی ہیں؟

(a) دنیا کی راحتیں

(b) دنیا کی تکلیفیں

(c) دنیا کا آرام

(d) روزانہ کا آرام

12۔ اپنے نصاب میں شامل علامہ اقبال کی نظم 'حقیقتِ حسن' کا مرکزی خیال لکھئے۔ (5)

(یا)

نصاب میں شامل انیس کی کسی ایک رباعی کی تشریح کیجئے۔

13۔ درج ذیل سوالوں میں سے کسی دو سوالوں کے جواب لکھئے۔ (4)

(i) تعمیری تباہی سے کیا مراد ہے؟

(ii) دل میں فروتنی کو جا دینے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(iii) خدا اور حسن کے درمیان گفتگو کی خبر زمین کے باسیوں کو کس طرح ہوئی؟

(iv) پردیس میں وطن سے آنے والے شخص سے شاعر بے تاب ہو کر کیا کیا پوچھتا ہے؟

14۔ درج ذیل میں سے صرف ایک سوال کا جواب دیجئے۔ (4)

(a) افسانہ ''فقیر'' کا خلاصہ لکھئے۔

(b) ''مرزا چپاتی'' میں کس کا خاکہ بیان کیا گیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

15۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھئے۔ (4)

(i) سلطان نے بابو جی سے اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھ کر تھوڑی دور چلنے کی درخواست کیوں کی؟

(ii) اشرف صبوحی نے اپنے خاکہ میں لکھنؤ سے متعلق کیا بات کہی ہے؟ لکھئے۔

(iii) رتن سنگھ اپنے افسانے ''من کا طوطا'' سے کیا مراد لی ہے؟ لکھئے۔

(iv) کلام حیدری نے افسانے میں زندگی کی کون سی سچائی بیان کی ہے؟

16۔ کسی ایک پر مختصر نوٹ لکھئے: (5)

(a) غزل (b) خاکہ (c) افسانہ

17۔ درج ذیل سوالوں میں سے کسی ایک کا جواب لکھئے۔ (5)

(i) اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات کا تعارف کرائیے۔

(ii) اردو زبان کی ابتدا کے متعلق مسعود حسین خاں کا نظریہ کیا ہے؟ مختصر جواب لکھئے۔

..............☆☆☆☆☆.............

Marking Scheme
CBSE Sample Question Paper
URDU Class - X (Course - A)
2018 - 19

Total Marks : 80 — کل نشانات: 80

(حصہ : الف)

1۔ جواب: [5]

(i)	(b)	1929	(1)
(ii)	(c)	طویل نظم	(1)
(iii)	(b)	نظم گوشاعر	(1)
(iv)	(b)	آپ بیتی	(1)
(v)	(a)	اپنے ولولہ انگیز لہجہ کی وجہ سے	(1)

2۔ جواب: [5]

(i)	(c)	جگنو کی	(1)
(ii)	(b)	پھولوں کی انجمن میں	(1)
(iii)	(b)	پروانہ	(1)
(iv)	(d)	مہتاب کی کرن میں	(1)
(v)	(c)	جگنو کو	(1)

(حصہ : ب)

3۔ جواب: [10]

(i) ٹیلی ویژن:

(a)	تعارف وتمہید	(2)
(b)	نفس مضمون	(3)
(c)	اندازِ بیان	(3)
(d)	اختتام	(2)

(ii) بڑھتی ہوئی آبادی ۔ وجوہات اورتدارک:

(a)	تعارف وتمہید	(2)
(b)	نفس مضمون	(3)

(c) اندازِ بیان (3)

(d) اختتام (2)

(iii) اخبار بینی کے فائدے

(a) تعارف وتمہید (2)

(b) نفس مضمون (3)

(c) اندازِ بیان (3)

(d) اختتام (2)

(iv) مادری زبان کی اہمیت

(a) تعارف وتمہید (2)

(b) نفس مضمون (3)

(c) اندازِ بیان (3)

(d) اختتام (2)

4۔ جواب: [6]

(a) پتہ (1)

(b) القاب وآداب (1)

(c) نفس مضمون (2)

(d) اختتام (2)

(یا)

(a) پتہ (1)

(b) القاب وآداب (1)

(c) نفس مضمون (2)

(d) اختتام (2)

(حصہ - ج)

5۔ اسم کی قسمیں: [2]

(i) خطاب (1)

(ii) لقب (1)

6۔ جواب: [3]

(i) اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا۔ اپنی ذمہ داری خود سنبھالنا ۔

جملہ: اختر کو ملازمت مل گئی، اب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ (1 1/2)

(ii) بات کا بتنگڑ بنانا۔ ذراسی بات کو بڑھانا۔
جملہ: تمہاری یہ بات اچھی نہیں ہے کہ ذراسی بات کا بتنگڑ بنادیتے ہو۔ (1 1/2)

(iii) اپناسامنہ لے کر جانا۔ جواب نہ بن آنے کی وجہ سے شرمندہ ہونا۔
جملہ: میں نے تمہاری سفارش کی، مگر تمہاری لاپرواہی کا سن کر اپناسامنہ لے کر رہ گیا۔ (1 1/2)

(iv) ہاں میں ہاں ملانا۔ بات ماننا۔ کریم نے استاد کی ہاں میں ہاں ملائی۔ (1 1/2)

7۔ جواب: [3]

(i) صنعت ''تضاد'' کی تعریف:
کلام میں ایسے الفاظ کا لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، تضاد کہلاتا ہے۔ (11/2)
مثال: نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
یہ جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے (1 1/2)

(ii) اس شعر میں صنعت تلمیح استعمال کی گئی ہے۔ (2)

(حصہ - د)

8۔ جواب: [5]

(i) (c) انسانی خیال کی (1)
(ii) (c) مترادف الفاظ (1)
(iii) (c) مترادف الفاظ کی (1)
(iv) (c) شاعری کے لیے (1)
(v) (b) لطیف خیال اور نازک جذبات کو (1)

(یا)

(i) (c) اشتہارات ضرورت نہیں ہے کے (1)
(ii) (b) ابن انشا (1)
(iii) (b) ریفریجریٹر (1)
(iv) (a) حق وراثت سے محروم کرنا (1)
(v) (b) جو خصوصیات ہم میں ہیں (1)

9۔ جواب: [5]

راجندر سنگھ بیدی کا افسانہ ''بھولا'' ایک معصوم بچے کی کہانی ہے۔اس کہانی میں چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں، جو بھولا کے دادا جی کی زبانی ہیں۔اس افسانے میں ایک چھوٹے بچے کی معصومیت، اس کے دل کی نرمی اور دردمندی کو بیدی نے خوبصورت ڈھنگ سے پیش کیا ہے۔ (5)

(یا)

پروفیسر محمد مجیب نے تاریخ پر مبنی کئی ڈرامے لکھے ہیں۔'آزمائش' بھی ان کا ایک تاریخی ڈراما ہے جو 1857 کے دل دوز واقعات پر مبنی ہے۔اس ڈرامے کے ذریعے پروفیسر محمد مجیب نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہمیں وطن کی آبرو اور حفاظت کے لئے مر مٹنا چاہئے۔ (5)

10۔ جواب: [4]

(i) گاندھی جی کا اعتراف نامہ پڑھ کر والد صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔رقعہ پڑھنے کے لیے اٹھ کر بیٹھ گئے، اس کے بعد رقعہ پڑھ کر پھاڑ دیا اور پھر لیٹ گئے، انہیں روتا دیکھ کر گاندھی جی خود بھی رونے لگے۔ (2)

(ii) بھاگ وتی ایک جذباتی عورت ہے۔وہ دوسروں کی مدد کرنا بھلائی سمجھتی ہے اور اپنے آپ کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔اس کا پتی رام سہائے مل اس سے مختلف ہے۔وہ اپنی جان کی فکر میں مبتلا رہتا ہے کہ کہیں کوئی آفت نہ آجائے۔فطرتاً وہ کمزور دل اور ڈرپوک ہے۔ (2)

(iii) سرسید کے نانا کے یہاں صبح کے وقت ایک چوڑا چکلا دسترخوان بچھتا تھا۔بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں سبھی اس دسترخوان پر کھانا کھاتے۔نانا صاحب ہر ایک کی پسند کی چیز چمچے میں لے کر اپنے ہاتھ سے رکابی میں ڈال دیتے۔تمام بچے بہت ادب اور صفائی کے ساتھ کھانا کھاتے۔سب کو خیال رہتا کہ کوئی چیز گرنے نہ پائے، ہاتھ کھانے میں زیادہ نہ بھرے اور نوالا چبانے کی آواز منہ سے نہ نکلے۔ (2)

(iv) اطلاع عام کے اشتہار میں کہا گیا ہے کہ راقم محمد دین ولد فتح دین کریانہ مرچنٹ یہ اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہے کہ اس کا فرزند رحمت اللہ نہ نافرمان ہے، نہ اوباش کی صحبت میں رہتا ہے۔لہٰذا اسے جائیداد سے عاق کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔آئندہ جو صاحب اسے کوئی ادھار وغیرہ دیں گے وہ میری ذمہ داری پر دیں گے۔ (2)

11۔ جواب: [5]

(i) (b) نظم (1)

(ii) (d) اقبال (1)

(iii) (a) کیوں دنیا میں حسن کو لازوال نہیں کیا گیا (1)

(iv) (b) دنیا کو (1)

(v) (c) رنگِ تغیر (1)

(یا)

(i) (b) غزل (1)

(ii) (d) اصغر گونڈوی (1)

(iii) (b) گلستان بن گیا (1)

(iv) (d) محبوب کا غم (1)

(v) (b) دنیا کی تکلیفیں (1)

12۔ جواب: [5]

علامہ اقبال نے اس نظم میں حسن کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ زوال ہی دراصل کسی بھی شئے کی حقیقت ہے اور اسی میں اس کا حسن چھپا ہے۔ اس کو علامہ محاکاتی طور پر کہتے ہیں کہ خدا سے حسن نے یہ پوچھا کہ مجھے لازوال اور زندہ جاوید کیوں نہیں بنایا گیا، جس کا جواب یہ دیا گیا کہ زوال ہی ہر شئے کی اصل خوبصورتی ہے۔ یہ گفتگو چاند نے سن لی اور اس طرح تارے، صبح کے آخری تارے اور زمین کی شبنم، پھول، کلی، چمن، بہار اور آخر شباب تک یہ بات پہنچ گئی۔ جس سے سب پر پریشانی اور افسردگی کی لہر چھا گئی۔

علامہ اقبال نے اس نظم کے ذریعہ یہ پیغام دیا ہے کہ دنیا کی ہر شئے فنا ہونے والی ہے، اور تغیر و تبدیلی ہر شئے میں ہوتی ہے، اور یہی اس کی خوبصورتی ہے۔ حسن کی حقیقت یہ ہے کہ اسے بھی دیگر اشیاء کی طرح فنا ہونا ہے۔

(یا)

جواب: (5)

انیسؔ کی رباعی ناصحانہ ہے۔ اس رباعی میں انیس نے خوبصورت مثال سے تشبیہ دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ، اللہ جنھیں اعلیٰ مرتبہ دیتا ہے، ان کے دل میں عاجزی اور انکساری ہوتی ہے۔ وہ چھوٹوں اور کم رتبہ لوگوں سے اکڑ کر بات نہیں کرتے۔ لیکن جو لوگ کم عقل اور بے وقوف ہوتے ہیں، وہ خود اپنی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ ان کی مثال ایک خالی برتن کی طرح ہے جس سے بہت آواز نکلتی ہے، بھرے ہوئے برتن سے آواز نہیں آتی، یعنی عقلمند

لوگ آپ اپنی تعریف نہیں کرتے۔

13۔ جواب: [4]

(i) ایسی تباہی جو کسی تعمیر یا نئے مقصد کے ہو، مثلاً ایک پرانا مکان ہے، اسے ڈھایا جاتا ہے، یہ ایک طرح کی تباہی اور تخریب ہے۔ لیکن پھر انہیں بنیادوں پر نئی عمارت بنائی جاتی ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہر تعمیر کے پیچھے تخریب ہوتی ہے۔ (2)

(ii) دل میں فروتنی کو جا دینے سے شاعر کی مراد عاجزی، انکساری اور نرمی اختیار کرنا ہے۔ (2)

(iii) خدا اور حسن کی گفتگو کو چاند نے سنا اور ستاروں تک پہنچایا، صبح کے تارے نے شبنم کو، شبنم نے پھول اور پھول نے کلی، کلی سے چمن اور چمن سے بہار اور شباب تک گفتگو پھیل گئی۔ (2)

(iv) پردیس سے آنے والے شخص سے شاعر بے تاب ہو کر پوچھتا ہے کہ میرے وطن کا کیا حال ہے؟ لوگ کیسے ہیں؟ کیا اب بھی وہاں باغوں میں مستانہ ہوائیں چلتی ہیں؟ کیا شام کو دلچسپ اندھیرا ہوتا ہے؟ کیا اب بھی وہاں مندر اور مسجد مہکتے ہیں۔ اس طرح کے کئی اور مناظر فطرت کے بارے میں شاعر بے تاب ہو کر پوچھتا ہے۔ (2) (4)

14۔ جواب: [4]

(a) مصنف نے یہ افسانہ ایک مسٹنڈے فقیر پر لکھا ہے۔ مصنف کو فقیروں سے بغض ہے۔ کیونکہ اکثر فقیر جسمانی لحاظ سے بالکل تندرست ہوتے ہیں، مگر کوئی کام نہیں کرتے، بھیک مانگنے ہی کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ ضرورت مند اور حاجت مند سے انہیں ہمدردی ہے، مگر کاہل، سست فقیروں سے نفرت ہے۔ ان باتوں کو مصنف نے اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

(b) اشرف صبوحی نے 'مرزا چپاتی' میں دلّی کے آخری مغل تاج دار بہادر شاہ ظفر کے بھانجے مرزا چپاتی کا خاکہ بیان کیا ہے جو اس طرح ہے: گورا رنگ، بڑی بڑی ابلتی ہوئی آنکھیں، لمبا قد شانوں پر سے ذرا جھکا ہوا، چوڑا اشفاف ماتھا، تیموری داڑھی، چنگیزی ناک، اور مغلئی باڑھ تھا۔ (4)

15۔ جواب: [4]

(i) دادا جی کے مرنے کے بعد اسے اپنے سر پر ہاتھ نہ ہونے کا احساس تھا۔ اسی لئے اس نے

بابوجی سے اپنے سر پر ہاتھ رکھنے کی درخواست کی تاکہ اسے دادی کی کمی کا احساس نہ ہو سکے۔ (2)

(ii) اشرف صبوحی نے اپنے خاکہ میں لکھنؤ کی پتنگ بازی اور وہاں کے مشہور پتنگ باز میر کنکیا جو واجد علی شاہ کے شاہی پتنگ باز تھے، ان کا حلیہ بیان کیا ہے۔ (2)

(iii) افسانہ نگار رتن سنگھ کی 'من کا طوطا'' سے مراد دل میں اٹھنے والی تمنائیں، کواہشات ہیں۔ دل میں اٹھنے والی تمنائیں انسان کو اکساتی رہتی ہیں۔ انسان اپنی خواہش کی دنیا میں ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے۔ اسی کو مصنف نے ''من کا طوطا'' کہا ہے۔ (2)

(iv) اس افسانے میں کلام حیدری نے کہا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے انسان اتنا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ بھوک مٹانے کے لئے پست سے پست کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ نہایت دیانت دار انسان بھی بھوک سے پریشان ہو کر تنگ دستی سے مجبور ہو کر بے ایمانی پر اتر جاتا ہے۔ (2)

16۔ جواب: [5]

(a) غزل

عام طور پر غزل سے مراد شاعری کی وہ صنف ہوتی ہے جس میں عورتوں یا محبوب سے باتیں کی جائیں گویا کہ بنیادی طور پر غزل کی شاعری عشقیہ شاعری ہے۔ آج کل غزل میں عشقیہ شاعری کے ساتھ دوسرے مضامین بھی داخل ہو گئے ہیں اور اس میں مضامین کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ عام طور پر اس میں پانچ یا سات اشعار ہوتے ہیں۔ لیکن کئی غزلوں میں اس سے زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل یا شاہ بیت کہلاتا ہے۔ میر تقی میر، غالب، اقبال، جوش، فیض وغیرہ اردو کے اہم شاعر ہیں۔ (5)

(b) خاکہ

خاکہ سے مراد ایک ایسی نثری تحریر ہے جس میں کسی کی شخصیت کی منفرد اور نمایاں خصوصیات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آ جائے۔ خاکہ نگاری سوانح نگاری سے مختلف ہے۔ اس میں سوانح حیات کی طرح واقعات ترتیب وار نہیں لکھے جاتے اور نہ ہی تمام واقعات کا بیان ضروری ہوتا ہے، بلکہ خاکہ نگار ایسی شخصیت کا خاکہ لکھتا ہے جس سے وہ کسی نہ کسی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے خاکہ میں شخصیت کی خوبی اور خامیوں کے بیان میں دشمنی و انا کا پہلو نہیں آنا چاہئے بلکہ خامیوں کے بیان میں بھی اپنائیت کا احساس ہونا چاہئے۔ (5)

(c)

افسانہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس میں زندگی کی سچائیوں کا بیان ہوتا ہے۔ افسانے کی بنیادی چیز وحدت تاثر ہے۔ افسانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کردار ہماری زندگی سے مطابقت رکھتے ہوں۔ افسانہ نگار گہرے مشاہدے کا حامل اور انسانی نفسیات کا اچھا شعور رکھنے والا ہو۔ افسانہ اختصار کے ساتھ زندگی کے کسی اہم گوشے کو پیش کرتا ہے۔ اردو کے مشہور افسانہ نگاروں میں سعادت حسن منٹو، قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، غلام عباس اور انتظار حسین کے نام آتے ہیں۔ (5)

17۔ جواب: [5]

(i) (5)

1۔ محمد حسین آزاد برج بھاشا کو اردو کی ماں قرار دیتے ہیں۔

2۔ جمیل جالبی اردو کا سلسلہ پالی سے جوڑتے ہیں۔

3۔ حافظ محمود شیرانی کا دعویٰ ہے کہ اردو کا آغاز پنجاب سے ہوتا ہے۔

4۔ سید سلیمان ندوی سندھ سے اردو کی پیدائش بتاتے ہیں۔

5۔ نصیر الدین ہاشمی دکن سے اردو کا آغاز قرار دیتے ہیں۔

6۔ مسعود حسین خاں دلی اور اس کے اطراف کو اردو کی جائے پیدائش مانتے ہیں۔

(ii)

مسعود حسین خاں کا نظریہ ہے کہ دلی اور اس کے اطراف میں اردو کا آغاز ہوتا ہے، زیادہ قابل قبول نظریہ ہے یعنی بارھویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کے فتح دہلی کے بعد کا زمانہ جب دہلی اور اس کے گردونواح میں مقامی بولیوں بالخصوص کھڑی بولی میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے الفاظ بہ کثرت داخل ہونے لگے۔ (5)

..........☆☆☆.........